کاشت کار اسلامی بھائیوں کے لئے ایک راہنما تحریر

عُشر کے احکام

(زمین کی زکوٰۃ کے مسائل)

پیش کش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام رسالہ : عشر کے احکام (زمین کی زکوۃ کے مسائل)
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
سن طباعت : ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

۞......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
۞......**لاھور** : داتادربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
۞......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
۞......**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212
۞......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
۞......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
۞......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
۞......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
۞......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
۞......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
۞......**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
۞......**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
۞......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت

حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اوراشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(١) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(٢) شعبۂ درسی کُتُب
(٣) شعبۂ اِصلاحی کُتُب
(٤) شعبۂ تراجمِ کتب
(٥) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(٦) شعبۂ تخریج

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

الحمدللہ عزوجل! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کی مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' (شعبہ اصلاحی کتب) کی طرف سے مختلف موضوعات پر اب تک درجنوں کتابیں اور رسائل عوامِ اہلِ سنت کی خدمت میں پیش کئے جاچکے ہیں۔ فی الوقت فقہی موضوع پر مشتمل رسالہ ''عشر کے اَحکام (پیداوارِ زمین کی زکوۃ کے مسائل)'' آپ کے سامنے ہے۔اس مختصر رسالے میں عشر سے متعلق ان تمام مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی ضرورت کاشت کار اسلامی بھائیوں کو پیش آسکتی ہے۔

اس رسالے کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص زمیندار اسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم)

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عشر کا بیان....................	۸
۲	عشر کے فضائل....................	۹
۳	عشر ادا نہ کرنے کا وبال....................	۱۱
۴	کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟....................	۱۳
۵	شہد کی پیداوار پر عشر....................	۱۵
۶	کس پیداوار پر عشر واجب نہیں؟....................	۱۶
۷	عشر واجب ہونے کے لئے کم از کم مقدار....................	۱۷
۸	پاگل اور نابالغ پر عشر....................	۱۷
۹	قرض دار پر عشر....................	۱۷
۱۰	شرعی فقیر پر عشر....................	۱۸
۱۱	عشر کے لئے سال گزرنا شرط ہے یا نہیں؟....................	۱۸
۱۲	مختلف زمینوں کا عشر....................	۱۹
۱۳	ٹھیکے کی زمینوں کا عشر....................	۲۰
۱۴	اگر خود فصل نہ بوئی تو عشر کس پر ہے؟....................	۲۰
۱۵	مشترکہ زمین کا عشر....................	۲۱
۱۶	گھریلو پیداوار پر عشر....................	۲۲
۱۷	عشر کی ادائیگی سے پہلے اخراجات الگ کرنا....................	۲۲

۱۸	عشر کی ادائیگی....................................	۲۳
۱۹	عشر پیشگی ادا کرنا....................................	۲۳
۲۰	پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے سے مراد....................................	۲۴
۲۱	پیداوار بیچ دی تو عشر کس پر ہے؟....................................	۲۴
۲۲	عشر کی ادائیگی میں تاخیر....................................	۲۵
۲۳	عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا استعمال....................................	۲۶
۲۴	عشر دینے سے پہلے فوت ہوگیا تو؟....................................	۲۶
۲۵	عشر میں رقم دینا....................................	۲۶
۲۶	اگر طویل عرصے سے عشر ادا نہ کیا ہو تو؟....................................	۲۷
۲۷	اگر فصل ہی کاشت نہ کی تو؟....................................	۲۷
۲۸	فصل ضائع ہونے کی صورت میں عشر....................................	۲۷
۲۹	عشر کس کو دیا جائے؟....................................	۲۸
۳۰	جن کو عشر نہیں دے سکتے....................................	۳۳
۳۱	امام مسجد کو عشر دینا....................................	۳۴
۳۲	خریف کی فصلیں، سبزیاں اور پھل....................................	۳۵
۳۳	ربیع کی فصلیں، سبزیاں اور پھل....................................	۳۶
۳۴	دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجئے....................................	۳۷
۳۵	دعوت اسلامی کی جھلکیاں....................................	۳۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رحمتِ عالم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اس کی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱)

صلوا علی الحبیب　　　　صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

عُشر کا بیان

سوال: عشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: زمین سے نَفع حاصل کرنے کی غرض سے اُگائی جانے والی شے کی پیداوار پر جوزکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔
(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس، ج ۱، ص ۱۸۵، ملخصاً)

سوال: زمین کی زکوٰۃ کو عشر کیوں کہتے ہیں؟

جواب: زمین کی پیداوار کا عموماً دسواں (1/10) حصہ بطورِ زکوٰۃ دیا جاتا ہے اس لئے اسے عشر (یعنی دسواں حصہ) کہتے ہیں۔

عشر کے فضائل

سوال: عشر دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: عشر کی ادائیگی کرنے والوں کو انعاماتِ آخرت کی بشارت ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ج وَهُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ۝ (پ۲۲، سبا:۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔

سورۂ بقرہ میں ہے:

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں

وَاللّٰـهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰـهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(پ۳، البقرۃ:۲۶۱،۲۶۲)

سات بالیں۔ ہر بال میں سودانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے بھی ترغیبِ امت کے لئے کئی مقامات پر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے کئی فضائل بیان کئے ہیں: چنانچہ

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رءُوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زکوۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا و تضرع (یعنی گریہ وزاری) سے استعانت (یعنی مدد طلب) کرو۔''

(مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، باب فی الصائم، ص۸)

اور حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی، بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دور فرما دیا۔''

(المعجم الاوسط، باب الالف، الحدیث ۱۵۷۹، ج۱، ص۴۳۱)

عشر ادا نہ کرنے کا وبال

سوال: عشر ادا نہ کرنے کا کیا وبال ہے؟

جواب: عشر ادا نہ کرنے والے کے لئے قرآن پاک واحادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

(پ۴، آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، دو عالم کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو اللہ عزوجل مال دے اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس (زکوۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

(پ۴، آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، الحدیث ۱۴۰۳، ج۱، ص۴۷۴)

حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ،راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''جوقوم زکوۃ نہ دے گی اللہ عزوجل اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۴۵۷۷، ج ۳،ص ۲۷۵)

حضرتِ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ،رءُوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے، وہ زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے۔''

(کنزالعمال، کتاب الزکوۃ،الفصل الثانی فی ترہیب مانع الزکوۃ،الحدیث ۱۵۸۰۳،ج ۶،ص ۱۳۱)

کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟

سوال: زمین کی کس پیداوار پرعشر واجب ہے؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود ہو خواہ وہ غلہ ،اناج اور پھل فروٹ ہوں یا سبزیاں وغیرہ مثلاً **اناج اور غلہ** میں گندم ، جو، چاول، گنا، کپاس ، جوار، دھان (چاول)، باجرہ، مونگ پھلی، مکئی، اور سورج مکھی ، رائی ،سرسوں اورلوسن وغیرہ۔

پھلوں میں خربوزہ، آم، امرود، مالٹا، لوکاٹ، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی،

جاپانی پھل، سنگ ترا، پپیتا، اورناریل، تربوز، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلو بخارا، گرما، اناس، انگور اور آلوچہ وغیرہ۔

سبزیوں میں ککڑی، ٹینڈا، کریلا، بھنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینا، کھیرا، ککڑی (تر) اور اروی، توریا، پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، ، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی اور بینگن وغیرہ۔[1] ان سب کی پیداوار میں سے عشر (یعنی دسواں حصہ) یا نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) واجب ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس، ج ۱، ص ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں فرمایا:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ترجمہ کنزالایمان: کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔ (پ ۸، الانعام: ۱۴۱)

امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمن لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین مثلاً حضرت ابن عباس، طاؤس، حسن، جابر بن زید اور سعید بن المسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس حق سے مراد عشر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید، کتاب الزکوۃ، ج ۱۰، ص ۶۵)

[1]: موسم کے اعتبار سے فصلوں، پھلوں اور سبزیوں کی تفصیل صفحہ 35 پر ملاحظہ فرمائیں۔

نبی کریم ،رء وف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر اس شے میں جسے زمین نے نکالا ، (اس میں) عشر یا نصف عشر ہے۔''

(کنز العمال، کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ النبات والفواکہ، الحدیث ۱۵۸۷۳، ج ۶ ص ۱۴۰)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ،نورِ مجسّم ،شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جن زمینوں کو دریا اور بارش سیراب کرے ان میں عشر (دسواں حصہ دینا واجب) ہے اور جو زمینیں اونٹ کے ذریعے سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر (بیسواں حصہ واجب) ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب مافیہ العشر اونصف العشر ،الحدیث ۹۸۱ ص ۴۸۸)

سوال: نصف عشر سے کیا مراد ہے؟

جواب: نصف عشر سے مراد بیسواں حصہ 1/20 ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵ ص ۱۵)

شھد کی پیداوار پر عشر

سوال: عشری زمین میں جو شہد پیدا ہو کیا اس پر بھی عشر دینا پڑے گا؟

جواب: جی ہاں ۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب السادس، ج ۱ ص ۱۸۶)

کس پیداوار پر عشر واجب نہیں؟

سوال: کن فصلوں پر عشر واجب نہیں؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود نہ ہو ان میں عشر نہیں جیسے ایندھن، گھاس، بید، سرکنڈا، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں)، کھجور کے پتے وغیرہ، ان کے علاوہ ہر قسم کی ترکاریوں اور پھلوں کے بیج کہ ان کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں بیج مقصود نہیں ہوتے اور جو بیج دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں مثلاً کندر، میتھی اور کلونجی وغیرہ کے بیج، ان میں بھی عشر نہیں ہے۔ اسی طرح وہ چیزیں جو زمین کے تابع ہوں جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند اس میں عشر واجب نہیں۔

البتہ اگر گھاس، بید، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں) وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لئے خالی چھوڑ دی تو ان میں بھی عشر واجب ہے۔ کپاس اور بینگن کے پودوں میں عشر نہیں مگر ان سے حاصل کپاس اور بینگن کی پیداوار میں عشر ہے۔ (درمختار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳، ص ۳۱۵، الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکوۃ الزرع، ج۱، ص ۱۸۶)

عشر واجب ہونے کے لئے کم ازکم مقدار

سوال: عشر واجب ہونے کے لئے غلہ، پھل اور سبزیوں کی کم ازکم کتنی مقدار ہونا ضروری ہے؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لئے ان کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ زمین سے غلہ، پھل اور سبزیوں کی جتنی پیداوار بھی حاصل ہو اس پر عشر یا نصف عشر دینا واجب ہوگا۔ (الفتاویٰ الھندیۃ، المرجع السابق)

پاگل اور نابالغ پر عشر

سوال: اگر ان کی پیداوار کا مالک پاگل اور نابالغ ہو تو اس کو بھی عشر دینا ہوگا؟

جواب: عشر چونکہ زمین کی پیداوار پر ادا کیا جاتا ہے لہٰذا جو بھی اس پیداوار کا مالک ہوگا وہ عشر ادا کرے گا چاہے وہ مجنون (یعنی پاگل) اور نابالغ ہی کیوں نہ ہو۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکوۃ الزرع، ج ۱، ص ۱۸۵، ملخصاً)

قرض دار پر عشر

سوال: کیا قرض دار کو عشر معاف ہے؟

جواب: قرض دار سے عشر معاف نہیں، اس لئے اگر قرض لے کر زمین خریدی

ہو یا کاشت کار پہلے سے مقروض ہو یا قرض لے کر کاشت کاری کی ہو ان سب صورتوں میں قرض دار پر بھی عشر واجب ہے۔''

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳،ص۳۱۴)

علامہ عالم بن علاء الانصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''زکوۃ کے برخلاف عشر مقروض پر بھی واجب ہوتا ہے۔'' (فتاوی تاتارخانیہ، کتاب العشر، ج۲،ص۳۳۰)

شرعی فقیر پر عشر

سوال: کیا شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہوگا؟

جواب: جی ہاں، شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہے کیونکہ عشر واجب ہونے کا سبب زمینِ نامی (یعنی قابل کاشت) سے حقیقتاً پیداوار کا ہونا ہے، اس میں مالک کے غنی یا فقیر ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔

(ماخوذ من العنایۃ والکفایۃ، کتاب الزکوۃ، باب زکاۃ الزروع، ج۲ص۱۸۸)

عشر کے لئے سال گزرنا شرط ہے یا نہیں؟

سوال: کیا عشر واجب ہونے کے لئے سال گزرنا شرط ہے؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لئے پورا سال گزرنا شرط نہیں بلکہ سال میں

ایک ہی کھیت میں چند بار پیداوار ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر ،ج۳،ص۳۱۳)

مختلف زمینوں کا عشر

سوال: مختلف زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے الگ الگ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں،تو کیا ہر قسم کی زمین میں عشر (یعنی دسواں حصہ ہی) واجب ہوگا؟

جواب: اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ

☆ جو کھیت بارش ،نہر، نالے کے پانی سے (قیمت ادا کئے بغیر) سیراب کیا جائے ،اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے،

☆ جس کھیت کی آبپاشی ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے ہو،اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے،

☆ اگر (نہر یا ٹیوب ویل وغیرہ کا) پانی خرید کر آبپاشی کی ہو یعنی وہ پانی کسی کی ملکیت ہے اس سے خرید کر آبپاشی کی ،جب بھی نصف عشر واجب ہے،

☆ اگر وہ کھیت کچھ دنوں بارش کے پانی سے سیراب کر دیا جاتا ہے اور کچھ دن ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے،تو اگر اکثر بارش کے پانی سے کام لیا جاتا

ہے اور کبھی ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے تو عشر واجب ہے ورنہ نصف عشر واجب ہے۔ (درمختار وردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳،ص۳۱۶)

ٹھیکے کی زمینوں کا عشر

سوال: کیا ٹھیکے پر دی جانے والی زمین کی پیداوار پر بھی عشر ہوگا؟

جواب: جی ہاں، ٹھیکے پر دی جانے والی زمین کی پیداوار پر بھی عشر ہوگا۔

سوال: یہ عُشر کون ادا کرے گا؟

جواب: اس عشر کی ادائیگی کاشتکار پر واجب ہوگی۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳،ص۳۱۴)

اگر خود فصل نہ بوئی تو عشر کس پر ہے؟

سوال: اگر زمین کا مالک خود کھیتی باڑی میں حصہ نہ لے بلکہ مزارعوں سے کام لے تو عشر مزارع پر ہوگا یا مالکِ زمین پر؟

جواب: اس سلسلے میں دیکھا جائے گا کہ

اگر مزارع سے مراد وہ ہے جو زمین بٹائی پر لیتا ہے یعنی پیداوار میں سے آدھا یا تیسرا حصہ وغیرہ مالکِ زمین کا اور بقیہ مزارع کا ہو تو اس صورت میں

دونوں پر ان کے حصہ کے مطابق عشر واجب ہو گا۔ صدر الشریعۃ ، بدر الطریقہ ، مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں ، ''عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ہے'' (بہارِ شریعت ، ج۵ ، ص۵۴)

اور اگر مزارع سے مراد وہ ہے کہ جس کو مالکِ زمین نے زمین اجارہ پر دی مثلاً فی ایکڑ پچاس ہزار روپیہ تو اس صورت میں عشر مزارع پر ہو گا مالکِ زمین پر نہیں ۔ (ماخوذ از بدائع الصنائع ، ج۲ ، ص۸۴)

مشترکہ زمین کا عشر

سوال: جو زمین کسی کی مشترکہ ملکیت ہو تو عشر کون ادا کرے گا ؟

جواب: عشر کی ادائیگی میں زمین کا مالک ہونا شرط نہیں ہے بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے اس لئے جو جتنی پیداوار کا مالک ہو گا وہ اس پیداوار کا عشر ادا کرے گا۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ ''عشر واجب ہونے کے لئے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے کیونکہ عشر پیداوار پر واجب ہوتا ہے نہ کہ زمین پر ، اور زمین کا مالک ہونا یا نہ ہونا دونوں برابر ہے۔''

(ردالمحتار ، کتاب الزکوۃ ، باب العشر ، ج۳ ، ص۳۱۴)

گھریلو پیداوار پر عشر

سوال: گھر یا قبرستان میں جو پیداوار ہو اس پر عشر ہوگا یا نہیں؟

جواب: گھر یا قبرستان میں جو پیداوار ہو، اس میں عشر واجب نہیں ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکوۃ، مطلب مہم فی حکم اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج۳،ص۳۲۰)

عشر کی ادائیگی سے پہلے اخراجات الگ کرنا

سوال: کیا عشر کل پیداوار سے ادا کیا جائے گا یا اخراجات وغیرہ نکال کر بقیہ پیداوار سے ادا کیا جائے گا؟

جواب: جس پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب ہو، اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ زراعت، ہل، بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اجرت یا بیج، کھاد اور ادویات وغیرہ کے اخراجات نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوۃ، مطلب مہم فی حکم اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج۳،ص۳۱۷)

سوال: حکومت کو جو مالگزاری دی جاتی ہے کیا اسے بھی پیداوار سے نہیں نکالا جائے گا؟

جواب: جی نہیں، اس مالگزاری کو بھی پیداوار سے الگ نہیں کیا جائے گا بلکہ

اسے بھی شامل کر کے عشر کا حساب لگایا جائے گا۔

عشر کی ادائیگی

سوال: عشر کب ادا کرنا ہوگا؟

جواب: جب پیداوار حاصل ہو جائے یعنی فصل پک جائے یا پھل نکل آئیں اور نفع اٹھانے کے قابل ہو جائیں تو عشر واجب ہو جائے گا۔ فصل کاٹنے یا پھل توڑنے کے بعد حساب لگا کر عشر ادا کرنا ہوگا۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر ، مطلب مہم فی حکم اراضی ....الخ، ج۳، ص۳۲۱)

عشر پیشگی ادا کرنا

سوال: کیا عشر پیشگی طور پر ادا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں:

(۱) جب کھیتی تیار ہو جائے تو اس کا عشر پیشگی دینا جائز ہے۔

(۲) کھیتی بونے اور ظاہر ہونے کے بعد ادا کیا تو بھی جائز ہے۔

(۳) اگر بونے کے بعد اور ظاہر ہونے سے پہلے ادا کیا تو اظہر (یعنی زیادہ ظاہر) یہ ہے کہ پیشگی ادا کرنا جائز نہیں۔

(۴) پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے دیا تو پیشگی دینا جائز نہیں اور ظاہر ہونے کے بعد دیا تو جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الزکاۃ، ج۱،ص۱۸۶)

مدینہ: اگر چہ ذکر کی گئی بعض صورتوں میں پیشگی عشر ادا کرنا جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پیداوار حاصل ہونے کے بعد عشر ادا کیا جائے۔ (البحر الرائق، کتاب الزکوۃ، ج۲،ص۳۹۲)

پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے سے مراد

سوال: پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ کھیتی اتنی تیار ہو جائے اور پھل اتنے پک جائیں کہ ان کے خراب ہونے یا سوکھ جانے وغیرہ کا اندیشہ نہ رہے اگر چہ توڑنے یا کاٹنے کے قابل نہ ہوئے ہوں۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰،ص۲۴۱)

پیداوار بیچ دی تو عشر کس پر ہے؟

سوال: پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے کے بعد پھل بیچے تو عشر بیچنے والے پر ہوگا یا خریدنے والے پر؟

جواب: ایسی صورت میں عشر بیچنے والے پر ہوگا۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰،ص۲۴۱)

عشر کی ادائیگی میں تاخیر

سوال: عشر ادا کرنے میں تاخیر کرنا کیسا؟

جواب: عشر پیداوار کی زکوۃ کا نام ہے اس لئے جو احکام زکوۃ کی ادائیگی کے ہیں ، وہی احکام عشر کی ادائیگی کے بھی ہیں ۔اس لئے بغیر مجبوری کے اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار ہے اور اس کی شہادت (یعنی گواہی) مقبول نہیں ۔

(الفتاویٰ الھندیۃ ، کتاب الزکوۃ ، الباب الاول ، ج ۱ص ۱۷۰)

سوال: اگر کوئی عشر واجب ہونے کے باوجود ادا نہ کرے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جو خوشی سے عشر نہ دے تو بادشاہ اسلام جبراً (یعنی زبردستی) اس سے عشر لے سکتا ہے اور اس صورت میں بھی عشر ادا ہو جائے گا مگر ثواب کا مستحق نہیں اور خوشی سے ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے۔''

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکوۃ الزرع والثمار، ج ۱ص ۱۸۵)

مدینہ : یاد رہے کہ زبردستی عشر وصول کرنا بادشاہِ اسلام ہی کا کام ہے عام لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے ۔ایسی صورتِ حال میں اسے عشر ادا کرنے کی ترغیب دی جائے اور رب تعالیٰ کی ناراضگی کا احساس دلایا جائے ۔ایسے لوگوں کو یہ رسالہ پڑھنے کے لئے تحفۃً پیش کرنا بھی بے حد مفید ہوگا، ان شاء اللہ عزوجل۔

عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا استعمال

سوال: کیا عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جب تک عشر ادا نہ کر دے یا پیداوار سے عشر الگ نہ کر لے، اس وقت تک پیداوار میں سے کچھ بھی استعمال کرنا جائز نہیں اور اگر استعمال کر لیا تو اس میں جو عشر کی مقدار بنتی ہے اتنا تاوان ادا کرے البتہ تھوڑا سا استعمال کر لیا تو معاف ہے۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ مطلب مہم فی حکم اراضی مصر الخ، ج۳، ص۳۲۱، ۳۲۲)

عشر دینے سے پہلے فوت ہوگیا تو؟

سوال: جس پر عشر واجب ہوا اور وہ فوت ہو جائے اور پیداوار بھی موجود ہے تو کیا اس میں سے عشر دیا جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں اگر پیداوار موجود ہو تو اس پیداوار میں سے عشر دیا جائے گا۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکاۃ الزرع، ج۱، ص۱۸۵)

عشر میں رقم دینا

سوال: کیا عشر میں صرف پیداوار ہی دینی ہوگی یا اس کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے؟

جواب: موجودہ فصل میں سے جس قدر غلہ یا پھل ہوں ان کا پورا عشر علیحدہ کرے یا

اس کی پوری قیمت (بطورِ عشر) دے، دونوں طرح سے جائز ہے۔ (الفتاوی المصطفویہ، ص۲۹۸)

اگر طویل عرصے سے عشر ادا نہ کیا ہو تو؟

سوال: اگر کئی سال عشر ادا نہ کیا ہو تو کیا کِیا جائے؟

جواب: عشر کی عدمِ ادائیگی پر توبہ کرے اور سابقہ سالوں کے عشر کا حساب لگا کر بقدرِ استطاعت ادا کرتا رہے۔ (ماخوذ از الفتاوی المصطفویہ، ص۲۹۸)

اگر فصل ہی کاشت نہ کی تو؟

سوال: اگر زراعت پر قادر ہونے کے باوجود کسی نے فصل کاشت نہیں کی تو کیا اس صورت میں بھی اس پر عشر واجب ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے زراعت پر قادر ہونے کے باوجود فصل کاشت نہیں کی تو پیداوار نہ ہونے کی بنا پر اس پر عشر کی ادائیگی واجب نہیں کیونکہ عشر زمین پر نہیں اس کی پیداوار پر واجب ہوتا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳، ص۳۲۳)

فصل ضائع ہونے کی صورت میں عشر

سوال: اگر کسی وجہ سے فصل ضائع ہوگئی تو عشر واجب ہوگا؟

جواب: کھیت بویا مگر پیداوار ضائع ہوگئی مثلاً کھیتی ڈوب گئی یا جل گئی یا سردی

اور لُو سے جاتی رہی تو ان سب صورتوں میں عشر ساقط ہے، جب کہ کل جاتی رہی اور اگر کچھ باقی ہے تو اس باقی کا عشر لیں گے اور اگر جانور کھا گئے تو (عشر) ساقط نہیں اور (عشر) ساقط ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کے بعد اس سال کے اندر اس میں دوسری زراعت تیار نہ ہوسکے اور یہ بھی شرط ہے کہ توڑنے یا کاٹنے سے پہلے ہلاک ہو ورنہ ساقط نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، ج۳، ص۳۲۳)

عشر کس کو دیا جائے

سوال: عشر کسے دیا جائے؟

جواب: عشر چونکہ کھیت کی پیداوار کی زکوۃ کا نام ہے، اس لئے جن کو زکوۃ دی جاسکتی ہے ان کو عشر بھی دیا جاسکتا ہے۔

(الفتاوی الخانیہ، کتاب الزکوۃ، فصل فی العشر فی مایخرجہ الارض، ج۱، ص۱۳۲)

ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے:

(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) رِقاب (۵) غارِم (۶) فی سبیل اللہ (۷) ابن السبیل یعنی مسافر۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۷)

وضاحت

فقیر: وہ جو مالکِ نصاب نہ ہو۔ مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت ہو، یا اتنی مالیت کا ضروریاتِ زندگی سے زائد سامان ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ یا بندوں کا اتنا قرض نہ ہو کہ جسے ادا کر کے ذکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۷)

مدینہ: ضروریاتِ زندگی سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علم دین سے متعلق کتابیں اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کے قرض سے مراد سابقہ زکوٰۃ یا قربانی واجب ہونے کے باوجود نہ کرنے کی صورت میں جانور کی قیمت صدقہ کرنا ہے۔

مسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ وہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (المرجع السابق)

عامل: وہ ہے جسے بادشاہ اسلام نے زکوۃ اورعشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔(المرجع السابق،ص۱۸۸)

مدینہ: صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ'' عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مال زکوۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اسے لینا بھی ناجائز، ہاں اگر کسی اور مد (یعنی ضمن) میں دیں تو لینے میں حرج نہیں۔(لیکن فی زمانہ شرعی عامل موجود نہیں ہیں)

(بہار شریعت، حصہ۵،ص ۵۷)

رِقاب: سے مراد مکاتب غلام ہے۔مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو۔فی زمانہ رِقاب موجود نہیں۔(المرجع السابق)

غارِم: سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ اسے نکالنے کے بعد زکوۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج۳،ص۳۳۹)

فی سبیل اللہ: یعنی راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنا،اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) کوئی شخص محتاج ہے اور یہ جہاد میں جانا چاہتا ہے اس کے پاس سواری اور زادِراہ نہیں ہیں تو اسے مالِ زکوۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عزوجل میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

(۲) کوئی حج کے لئے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس زادِراہ نہیں اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں لیکن اسے حج کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں۔

(۳) طالبِ علم، علمِ دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنا ہے بلکہ طالبِ علم سوال کر کے بھی مال زکوۃ لے سکتا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(۴) اسی طرح ہر نیک کام میں مالِ زکوۃ استعمال کرنا فی سبیل اللہ یعنی اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ مال زکوۃ (اور عشر) میں دوسرے کو مالک کر دینا ضروری ہے، بغیر مالک کئے زکوۃ ادا نہیں ہوسکتی۔

(الدرالمختار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۵)

ابن سبیل: یعنی وہ مسافر (یہاں مسافر سے مراد شرعی مسافر ہے اور شرعی مسافر وہ ہے جو تقریباً 92 کلو میٹر سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو) جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ

رہا، یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگر چہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۸)

مدینہ (۱): صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ ''جن لوگوں کی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل (مسافر) اگر چہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

(بہار شریعت، حصہ۵، ص۶۳)

مدینہ (۲): زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو عشر کو ان تمام افراد میں تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو کسی ایک ہی کو دے دے۔ اگر مالِ زکوٰۃ اتنا ہے کہ بقدر نصاب نہیں ہے تو ایک ہی شخص کو دے دینا افضل ہے اور اگر بقدرِ نصاب ہے تو ایک ہی شخص کو دے دینا مکروہ ہے، لیکن زکوٰۃ بہر حال ادا ہو جائے گی۔ ہاں اگر وہ شخص غارِم یعنی قرض دار ہے تو اس کو اتنا دے دینا کہ قرض نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے، بلا کراہت جائز ہے۔

(بہار شریعت، حصہ۵، ص۵۹)

جن کو عشر نہیں دے سکتے

سوال: وہ کون سے لوگ ہیں جن کو عشر نہیں دے سکتے ؟

جواب: عشر چونکہ کھیت کی پیداوار کی زکوۃ کا نام ہے اس لئے جن کو زکوۃ نہیں دے سکتے ان کو عشر بھی نہیں دے سکتے ۔ مثلاً

(۱) بنی ہاشم کو زکوۃ نہیں دے سکتے چاہے دینے والا ہاشمی ہو یا غیرِ ہاشمی ۔ بنی ہاشم سے مراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدالمطلب کی اولاد ہیں ۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۶۳)

(۳) اپنی اصل یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہ اور جن کی اولاد میں یہ (یعنی زکوۃ دینے والا) ہے اور اپنی اولاد مثلاً، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ کو زکوۃ نہیں دے سکتے ۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج ۳، ص ۳۴۴)

(۴) میاں بیوی ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے ۔ اسی طرح اگر شوہر طلاق دے چکا ہو اور عورت عدت میں ہو تو شوہر اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور اگر عدت گزر چکی ہو تو زکوۃ دے سکتا ہے ۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج ۳، ص ۳۴۵)

امام مسجد کو عشر دینا

سوال: کیا امام مسجد کو عشر دیا جاسکتا ہے؟

جواب: امام صاحب اگر شرعی فقیر نہ ہوں یا سید صاحب ہوں تو ان کو عشر نہیں دیا جاسکتا اور اگر وہ شرعی فقیر ہوں اور سید زادے نہ ہوں تو اس کو عشر دیا جاسکتا ہے بلکہ اگر وہ عالم ہوں تو انہی کو دینا افضل ہے۔ مگر عالم کو دیتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ اس کا احترام پیش نظر ہو اور دینے والا ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو کوئی چیز نذر کرتے ہیں اور معاذ اللہ عزوجل عالم دین کو دیتے وقت اگر حقارت دل میں آئی تو یہ ہلاکت بلکہ بہت بڑی ہلاکت ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۶۳)

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ "فقیر عالم پر صدقہ کرنا جاہل فقیر پر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۸۷)

سوال: امام مسجد کو بطور اجرت عشر دینا کیسا؟

جواب: امام مسجد کو (حیلۂ شرعی کے بغیر) بطور اجرت عشر دینا جائز نہیں کیونکہ مسجد مصارفِ زکوۃ میں سے نہیں ہے اور عشر کے احکام وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

(ماخوذ من الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص ۱۸۸)

مدینہ: فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالی **زکوۃ (وعشر) کا شرعی حیلہ** کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، کہ فقیر کو (زکوۃ کی رقم کا) مالِک کردیں اور وہ (تعمیرِ مسجِد وغیرہ میں) صَرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار ج۳ ص۳۴۳)

مزید تفصیل کے لئے رسالہ ''**قضا نمازوں کا طریقہ**'' از امیر اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کا مطالعہ کریں۔

خریف کی فصلیں، سبزیاں اور پھل

خریف: اِس سے مراد موسم گرما کی فصلیں ہیں جن کی کاشت موسم گرما کے آغاز میں مارچ تا جون جبکہ کٹائی موسم گرما کے اختتام اور خزاں میں اگست تا نومبر ہوتی ہے۔

خریف کی اہم فصلیں:

کپاس، جُوار، دھان (چاول)، باجرہ، مُونگ پھلی، مکئی، کماد (یعنی گنّا) اور سورج مُکّھی خریف کی اہم فصلیں ہیں دالوں میں دال مونگ، دال ماش اور لوبیا خریف میں کاشت ہوتی ہیں۔

سبزیاں: گرمیوں میں کدو شریف،ٹینڈا (ٹنڈا)، کریلا، بھِنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینہ، کھیرا، کَکڑی (تر) اور اَروِی شامل ہیں۔

پھل: موسم گرما میں خربوزہ، تربوز، آم، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلو بخارا، گرما، اناناس، انگور اور آلو چہ شامل ہیں۔

ربیع کی فصلیں، سبزیاں اور پھل

ربیع: اِس سے مراد موسم سرما کی فصلیں ہیں جن کی کاشت موسم سرما کے آغاز میں اکتوبر سے دسمبر تک ہوتی ہے اور کٹائی موسم سرما کے اختتام اور موسم بہار میں جنوری تا اپریل ہوتی ہے۔

ربیع کی اہم فصلیں:

ربیع کی اہم فصلوں میں گندُم، چنا، جَو، برسیم، تورِیا، رائی، سرسوں اور لُوسن ہیں دالوں میں مسور کی دال ربیع کی اہم فصل ہے۔

سبزیاں: پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، مولی، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی شامل ہیں۔

پھل: ربیع کے پھلوں میں مالٹا، لوکاٹ، بیر، امرود، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی، آم لوک (جاپانی پھل)، سنگترا، پپیتا، اور ناریل شامل ہیں۔عموماً شہد بھی ربیع کی فصل کے ساتھ ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجیے

الحمد للّٰہ عزوجل **تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی** 30 سے زیادہ شعبہ جات میں **مَدَنی کام** کر رہی ہے۔برائے کرم! اپنی زکوۃ وعُشر اور صدقات وخیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر ان کے زکوۃ وعشر اور دیگر عطِیّات **دعوت اسلامی کے مَدَنی مرکز** پر پہنچا کر یا کسی ذمّہ دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مَدَنی مرکز پر فون کر کے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرما دیجئے۔اللہ عزوجل آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان

فون:91-4921389

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

(۱) **60مُمالِک**: اَلحمدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' تادمِ تحریر دنیا کے تقریباً 60 مما لک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے اور آگے کُوچ جاری ہے۔

(۲) **کُفّار میں تبلیغ**: لاکھوں بے عمل مسلمان، نمازی اور سنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ مختلف مما لک میں کُفار بھی مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مُشرَّف بہ اسلام ہوتے رَہتے ہیں۔

(۳) **مَدَنی قافِلے**: عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیّت کے بے شمار مَدَنی قافِلے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کرکے علمِ دین اور سنّتوں کی بہاریں لُٹارہے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچارہے ہیں۔

(٤) **مَدَنی تربیّت گاہیں**: مُتعدَّد مقامات پر مَدَنی تربیّت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آکر قیام کرتے عاشقانِ رسول کی صحبت میں سنّتوں کی تربیّت پاتے اور پھر قُرب و جوار میں جاکر ''نیکی کی دعوت'' کے مَدَنی پھول مہکاتے ہیں۔

(۵) **مساجِد کی تعمیر**: کیلئے مجلس خُدّامُ المساجد قائم ہے، مُتعَدَّد مساجِد کی تعمیرات کا ہر وَقت سلسلہ رَہتا ہے، کئی شہروں میں ''مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ'' کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔

(٦) **آئمّہ مساجد**: بے شُمار مساجِد کے امام و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

(۷) گونگے ، بہرے اور نابینا: ان کے اندر بھی مَدَنی کام ہورہا ہے اور ان کے مَدَنی قافِلے بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔

(۸) جیل خانے : قیدیوں کی تعلیم وتربِیَّت کے لئے جیل خانوں میں بھی مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ اَفراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے مُتأَثِّر ہوکر تائب ہونے کے بعد رہائی پاکر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بننے اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پارہے ہیں، آتشیں اسلحہ کے ذَرِیعے اندھا دُھند گولیاں برسانے والے اب سُنَّتوں کے مَدَنی پھول برسا رہے ہیں! مُبَلِّغین کی اِنفِرادی کوششوں کے باعِث کُفّار قیدی بھی مُشَرَّف بہ اسلام ہورہے ہیں۔

(۹) اجتماعی اعتِکاف: دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں ماہِ رَمضانُ المبارَک کے آخری عشرہ میں اِجتماعی اعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ان میں اسلامی بھائی علمِ دین حاصل کرتے، سنّتوں کی تربِیَّت پاتے ہیں نیز کئی مُعتَکِفین چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربِیَّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔

(۱۰) حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع: دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سنَّتوں بھرے اجتماعات کے عِلاوہ عالَمی اور صُوبائی سطح پر بھی سنَّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشِقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش

نصیب اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع صَحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔جس میں دنیا کے کئی مما لِک سے مَدَنی قافِلے شرکت کرتے ہیں۔ بلاشُبہ یہ حج کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔صحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان اورصحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی ملکیّت ہے۔

(۱۱)اسلامی بہنوں میں مَدَنی انقِلاب: اِسلامی بہنوں کے بھی شرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔ لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل ،نَمازی اور مَدَنی بُرقعوں کی پابند بن چکی ہیں۔دنیا کے مختلف مما لک میں اکثر گھروں کے اندران کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارس بنام مدرسۃ المدینہ (برائے بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں ،ایک اندازے کے مطابق فقط (باب المدینہ کراچی) میں اسلامی بہنوں کے دو ہزار مدرسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرانِ پاک ،نماز اور سنتوں کی مفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

(۱۲)مَدَنی انعامات: اِسلامی بھائیوں ،اسلامی بہنوں اور طَلَباء کو فرائض و واجِبات ،سُنَن ومُستَحَبّات اور اَخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلکات (یعنی گناہوں) سے بچانے کے لیے مَدَنی اِنعامات کی صورت میں ایک نظامِ عمل دیا گیا ہے۔بے شُمار اسلامی بھائی ،اسلامی

بہنیں اور طَلَباء مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''فکرِ مدینہ'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

(۱۳) **مَدَنی مذاکرات:** بسا اوقات مَدَنی مُذاکرات کے اجتماعات کا اِنعِقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائد و اعمال، شرِیعت و طریقت تاریخ و سیرت، طِبابت و روحانیت وغیرہ مختلف مَوضُوعات پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔(یہ جوابات خود امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ)

(١٤) **روحانی علاج اور استخارہ:** دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔

(۱۵) **حُجّاج کی تربیّت:** حج کے موسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیّت کرتے ہیں ۔ حج و زیارتِ مدینۂ منوّرہ میں رہنُمائی کیلئے مدینے کے مسافِروں کو حج کی کتابیں بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

(۱۶) **تعلیمی ادارے:** تعلیمی اداروں مَثَلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطَلَبا کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنّتوں سے رُوشناس کروانے کے لئے بھی مَدَنی کام ہو رہا ہے۔ بے شُمار طَلَباء سنّتوں بھرے اجتماعات میں

شرکت کرتے ہیں نیز مَدَنی قافلوں کے مسافِر بھی بنتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَعَدَّد دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طُلَبا، نَمازی اور سُنّتوں کے عادی ہو گئے۔

(۱۷،۱۸) جامِعۃُ المدینہ: کثیر جامِعات بنام "جامِعۃُ المدینہ" قائم ہیں ان کے ذَرِیعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضَرورت قیام وطعام کی سَہولتوں کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو عالمہ کورس کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ درسِ نظامی سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) بھی کروایا جاتا ہے۔ اہلسنت کے مدارس کے ملک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال "**دعوتِ اسلامی**" کے جامعات کے طلباء اور طالبات پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے بسا اوقات اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

(۱۹) مدرَسۃُ المدینہ: اندرون وبیرونِ ملک حِفظ وناظِرہ کے لاتعداد مدارِس بنام "مدرَسۃُ المدینہ" قائم ہیں۔ پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش 42000 (بیالیس ہزار) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حِفظ وناظِرہ کی مُفت تعلیم دی جارہی ہے۔

(۲۰) مدرسۃ المدینہ (بالغان): اسی طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور

سنتوں کی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(۲۱) شِفا خانے: محدود پیمانے پر شِفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طُلَباء اور مدنی عَمَلہ کا مُفت علاج کیا جاتا ہے۔ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسب ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

(۲۲) تَخَصُّص فِی الْفِقْه: یعنی ''مفتی کورس'' کا بھی سلسلہ ہے جس میں مُتَعَدَّد عُلَمائے کرام اِفتاء کی تربیَّت پا رہے ہیں۔

(۲۳) دارُ الافتاء اھلِ سنت: مسلمانوں کے شَرعی مسائل کے حل کے لئے مُتَعَدَّد ''دارُالافتاء'' قائم کئے گئے ہیں جہاں **دعوتِ اسلامی** کے مبلغین مفتیانِ کرام، بِالمشافہ، تحریری اور مکتوبات کے ذَرِیعے شَرعی مسائل کا حل پیش کررہے ہیں۔اکثر فتاوٰی کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دیئے جاتے ہیں۔

(٢٤) انٹرنیٹ: انٹرینٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذَرِیعہ دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہا ہے۔

(٢٥) **ASK THE IMAM**: دعوتِ اسلامی کی website میں ASK THE IMAM پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتایا جاتا، کفّار کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

(۲٦،۲۷) **مکتبۃُ المدینہ** اور **المدینۃُ العلمیّۃ**: ان دونوں اداروں کے ذَرِیعے سرکارِ اعلیٰحضرت اور دیگر عُلَمائے اہلسنّت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَل دعوتِ اسلامی نے اپنا پریس بھی قائم کرلیا ہے۔ نیز سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرات کی لاکھوں کیسیٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

(۲۸) **مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل**: غیرمحتاط کُتب چھاپنے کے سبب امّت مسلمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہِ جارِیہ کے سدِّ باب کے لئے ''مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل'' قائم ہے۔ جومُصَنِّفین و مُؤَلِّفین کی کُتُب کو عقائد، کفرِیّات، اَخلاقیات، عَرَبی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحَظہ کر کے سند جاری کرتی ہے۔

(۲۹) **مختلف کورسز**: مُبَلِّغین کی تربیّت کے لئے مختلف کورسز کا اہتمام کیا گیا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیّتی کورس، گونگے بہروں کے لئے 30 دن کا تربیّتی کورس، امامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہم۔

(۳۰) **فیضانِ قرآن وسنّت کورس**: اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء، اساتذہ اور سٹاف کو ضَروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کے لئے اپنی نوعیّت کا مُنفرِد ''فیضانِ قرآن وسنّت کورس'' بھی شروع کیا گیا ہے، اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔

مآخذ ومراجع

قرآن مجید ترجمۂ کنزالایمان	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور
صحیح البخاری	دارالکتب العلمیہ بیروت
صحیح مسلم	دارابن حزم بیروت
مراسیل ابی داؤد مع ابی داؤد	کتب خانہ رشیدیہ دہلی
المعجم الاوسط	دارالکتب العلمیۃ
درمختار مع ردالمحتار	دارالمعرفہ بیروت
ردالمحتار	دارالمعرفہ بیروت
کنزالعمال	دارالکتب بیروت
فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت
الفتاوی الھندیۃ	کوئٹہ
الفتاوی الخانیۃ	پشاور
البحرالرائق	کوئٹہ
النھر الفائق	ملتان
فتاوی رضویہ	رضافاؤنڈیشن لاہور
الفتاوی المصطفویہ	شبیر برادرز لاہور
بہارشریعت	مکتبہ رضویہ باب المدینہ
بدائع الصنائع	دارالفکر بیروت

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

شعبہ اصلاحی کتب

(۱) خوفِ خداعزوجل: (کل صفحات:160)
(۲) انفرادی کوشش: (کل صفحات: 200)
(۳) شاہراہ اولیاء: (کل صفحات:36)
(۴) فکرِ مدینہ: (کل صفحات:164)
(۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:132)
(۶) نماز میں لقمہ دینے کے مسائل: (کل صفحات:39)
(۷) جنت کی دو چابیاں: (کل صفحات:152)
(۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
(۹) نصاب مدنی قافلہ: (کل صفحات: 196)
(۱۰) حسنِ اخلاق: (کل صفحات: 74)
(۱۱) فیضانِ احیاء العلوم: (کل صفحات:325)
(۱۲) راہِ علم: (کل صفحات: 102)
(۱۳) حق و باطل کا فرق: (کل صفحات:50)
(۱۴) تحقیقات: (کل صفحات: 142)
(۱۵) اربعین حنفیہ: (کل صفحات:112)
(۱۶) بیٹے کو نصیحت: (کل صفحات: 64)
(۱۷) طلاق کے آسان مسائل: (کل صفحات: 30)
(۱۸) توبہ کی روایات وحکایات: (کل صفحات: 124)
(۱۹) الدعوۃ الی الفکر (عربی): (کل صفحات:148)
(۲۰) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے): (کل صفحات: تقریباً 200)
(۲۱) ٹی وی اور مُووی: (کل صفحات:32)
(۲۲) فتاوی اہل سنت:
(۲۳) جنت میں لے جانے والے اعمال: (تقریباً 1100 صفحات)

شعبہ درسی کتب

(۱) تعریفاتِ نحویہ: (کل صفحات: 45)
(۲) کتاب العقائد: (کل صفحات: 64)
(۳) نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر: (کل صفحات: 175)
(۳) زبدۃ الفکر شرح نخبۃ الفکر: (کل صفحات:91)

(۴) شریعت میں عرف کی اہمیت: (کل صفحات: 105) (۵) اربعین النوویہ (عربی): (کل صفحات: 121)

(۶) نصاب التجوید: (کل صفحات: 79) (۷) **گلدستہ عقائدواعمال**: (کل صفحات: 180)

(۸) کامیاب طالب علم کیسے بنیں؟: (کل صفحات: تقریباً 63)

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات: (كفل الفقيه الفاهم في أحكام قرطاس الدراهم) (کل صفحات: ۱۱۵)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ): (الياقوتة الواسطة) (کل صفحات: ۶۰)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان): (کل صفحات: ۷۴)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات: ۴۱)

(۵) شریعت وطریقت: (مقال العرفاء بإعزاز شرع وعلماء) (کل صفحات: ۵۷)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طرق إثبات هلال): (کل صفحات: ۶۳)

(۷) عورتیں اور مزارات کی حاضری: (جمل النور في نهي النساء عن زيارة القبور) (کل صفحات: ۳۵)

(۸) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إظهار الحقّ الجلي) (کل صفحات: ۱۰۰)

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وشاح الجيد في تحليل معانقة العيد) (کل صفحات: ۵۵)

(۱۰) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل: (رادّ القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء) (کل صفحات: ۴۰)

(۱۱) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق: (الحقوق لطرح العقوق) (کل صفحات: ۱۲۵)

(۱۲) دعاء کے فضائل: (أحسن الوعاء لآداب الدعاء معه ذيل المدعا لأحسن الوعاء) (کل صفحات: ۱۴۰)

(۱۲) بہارِ شریعت حصہ اول (تخریج وتسہیل کے ساتھ): (کل صفحات: ۱۴۴)

﴿شعبہ تخریج﴾

(۱) عجائب القرآن مع غرائب القرآن: (کل صفحات: 206)

(۲) جنتی زیور (کل صفحات ۶۷۹)

﴿مجلس تراجم کتب کی طرف سے پیش کردہ کتب﴾

بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (۲) مردے کے صدمے (هموم الميت)

(۳) ضیائے درود وسلام (ضياء الصلوة والسلام) (۴) شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درود وسلام، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) غفلت، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) ابوجہل کی موت، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) احترام مسلم، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۵) دعوتِ اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے کئی رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً

(۱) نماز جا احکام (۲) زلزلو ۽ ان جا اسباب (۳) ابلق گهوڙي سوار (۴) سووي ۽ ٽي وي (۵) فيضانِ بسم الله

اسلام جو مجدد (سندھی): (کل صفحات: 52)

===✡===✡===✡